بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ... | یکم ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | یکم جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ ½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تاحال کھانسی کی شکایت ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خانصاحب کو غش کا دورہ زیادہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کا بڑا حصہ واپس جاچکا ہے۔ تاہم ابھی تک کافی چہل پہل ہے کل چار بجے بعد دوپہر مکرم صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید کی لڑکی نیز ملک محمد خورشید صاحب ایس ڈی۔ او محلہ دار الفضل کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

الفضل قادیان ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کی تقریر کا ملخص

اہم امور کے متعلق ضروری ہدایات

مرتبہ۔ رحمت اللہ خان صاحب شاکر

۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ احباب جماعت کی آگاہی اور راہنمائی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

سلسلہ کے لئے دو صدمات

پہلے حضور نے ان دو صدمات کا ذکر فرمایا۔ جو اس سال جماعت کو پہونچے ہیں۔ یعنی سیدہ ام طاہر مرحومہ مغفورہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور کی وفات حضور نے فرمایا دنیا میں لوگ پیدا بھی ہوتے ہیں۔ اور مرتے بھی ہیں۔ مگر مومن کا خدا زندہ خدا ہے۔ اس پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔ بے شک دیرینہ تعلقات اور محبتیں دل پر اپنا اثر چھوڑ جاتی ہیں۔ اور انسان ہونے کے لحاظ سے زخموں کا انکار نہیں ہوسکتا۔ مگر مومن بندہ کا کام یہی ہے کہ اس کے باوجود یقین رکھے۔ کہ وہ بات جسے میں مصیبت سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے میرے اور میرے متعلقین کے لئے برکت کا موجب بنا دیگا۔

مولوی محمد الدین صاحب کی خیریت کی خبر

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مولوی محمد الدین صاحب مبلغ مغربی افریقہ کی سلامتی کی خبر ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور یورپ کے مختلف ممالک میں اپنی تبلیغی مساعی کا مختصراً ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت واپس لائے۔ اور اس مردہ کو جسے اس نے اپنے فضل سے زندہ کر دکھایا ہے بہت سے روحانی مردوں کو زندہ کرنے والا بنائے

مخالفین کی شر انگیزی کا ذکر

پھر حضور ایدہ اللہ نے اس جلسہ کا ذکر کیا۔ جو ۲۵ دسمبر کی رات کو یہاں احرار اور جماعت سے نکلے یا نکالے ہوئے بعض آدمیوں نے کیا۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے متعلق بہت کچھ بدزبانی سے کام لیا۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ سے جماعت کے کارکن بہت غصہ میں تھے۔ اور انہوں نے میرے پاس رپورٹ کی۔ کہ ہم اس کا ازالہ چاہتے ہیں۔ کیا کارروائی کی جائے۔ مگر ہمارے دوستوں کو یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعتیں ہوتی ہی گالیاں کھانے کے لئے ہیں۔ اگر ہمیں گالیاں نہ ملیں تو دوسروں کو یہ اعتراض کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ کہ اگر تم صداقت پر ہو۔ تو تمہارے ساتھ وہ سلوک کیوں نہیں ہوتا۔ جو ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی جماعتوں کے ساتھ مخالفین کی طرف سے ہوتا رہا ہے۔ اس قسم کی مخالفتیں ضروری ہیں۔ اور ان سے گھبرانا مومن کی شان کے خلاف بات ہے۔ ان پر بگڑنے کی کوئی وجہ نہیں دوستوں کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود کوئی نشان دکھائے

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج کا ذکر کیا۔ اور فرمایا وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے بار بار مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں۔ اور میں نہیں آتا۔ حالانکہ میں شروع سے ہی ان کو توجہ دلاتا رہا ہوں کہ وہ میرے ساتھ فیصلہ کرلیں۔ مگر وہ ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی شرط پیش کردیتے ہیں۔ جسے ماننے کے لئے میں تیار نہیں ہوسکتا۔ مثلاً مذہبی امور کا فیصلہ کرنے کیلئے جج مقرر کرنا میں کبھی نہیں مان سکتا۔ کہ کسی کی خاطر مذہب کو تبدیل کیا جاسکتا ہے پھر اگر ایسے امور کے فیصلہ کے لئے جو مذہبی عقائد نہیں۔ میں ان کی جج مقرر کئے جانے کی شرط کو مان بھی لوں تو وہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کی جماعت میں سے جج میں نامزد کرونگا۔ اور میرے ساتھیوں میں سے آپ کریں۔ حالانکہ یہ بالکل غیر معقول بات ہے۔ ہر شخص اس بات کا اہل نہیں ہوسکتا۔ کہ اسے جج بنایا جاسکے۔ صحیح طریق تو یہ ہے کہ اپنے نمائندے میں خود مقرر کروں۔ اور وہ اپنے مقرر کریں۔ مگر وہ اس بات کو بھی نہیں مانتے۔ حضور نے فرمایا اس موقعہ پر بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی موجود ہیں۔ میں ان کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے ہی کوئی اس بارہ میں ان سے بات چیت کرکے مجھے اطلاع دیں۔ کہ کیوں وہ اس طریق پر فیصلہ نہیں کرتے۔ جس پر ہمیشہ سے عمل ہوتا آیا ہے۔ اور ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ جو عقل کے بھی خلاف ہیں:

پھر میں نے تو آسان طریق فیصلے کے خود ان کے سامنے بارہا پیش کئے ہیں وہ ان پر چل کر کیوں فیصلہ نہیں کرلیتے۔ مثلاً میں نے بارہا کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہمارے جو عقائد تھے۔ اور جن کی ہم اشاعت کرتے رہے وہی درست عقائد ہیں۔ وہ اس زمانہ کی میری تحریروں سے میرے عقائد نکال لیں۔ اور میں ان کی تحریروں سے ان کے عقائد نکال لیتا ہوں۔ اور پھر دونوں اپنی اپنی تحریر کے نیچے لکھ دیں۔ کہ آج بھی ہمارے یہی عقائد ہیں۔ اور پھر ان کو شائع کردیں۔ ہاں کوئی فریق دوسرے کی تحریر کو ادھورا پیش کرے۔ تو اس دوسرے فریق کو ادھورا حوالہ پورا کرانے کا حق ہوگا۔ یا وہ ایسا حوالہ اسی زمانہ کا لکھوا سکتا ہے۔ جو اس حوالہ کا شارح ہو۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اس پر جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری زمانہ میں نبوت کی جو تشریح فرمائی وہ حضور کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں موجود ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ اس رسالہ میں بھی وہی بیان ہے۔ اور وہی تشریح ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے زمانہ میں نبوت کی کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس رسالہ پر ہم دونو دستخط کر دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ مگر وہ اس طریق کے مطابق بھی فیصلہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

ایک اور طریق یہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک حلفیہ بیان عدالت میں دیا تھا۔ وہ اپنی اسی شہادت پر دستخط کر دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ آج بھی میرا یہی عقیدہ ہے۔ میں بھی اس پر دستخط کر دونگا۔ کہ میرا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور بس بات ختم ہو جائیگی۔

دو نئے کام

اس کے بعد حضور نے اس سال کے بعض کاموں کا ذکر فرمایا۔ تا جماعت کو مجموعی طور پر ان کی طرف توجہ ہو۔ فرمایا اس سال دو نئے کام شروع کئے گئے ہیں۔ ایک تعلیم الاسلام کالج اور ایک فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ احباب جماعت پر اب یہ ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنے لڑکوں کو کالج میں تعلیم پانے کے لئے یہاں بھجوائیں۔ یہاں اخراجات بھی کم ہونگے اور لڑکے باہر کی مسموم ہوا سے بھی محفوظ رہینگے۔ کالج کے ذریعہ اسلام کا ڈیفنس مضبوط کیا جانا مقصود ہے۔ اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے دیگر مذاہب کے عقائد کے خلاف جارحانہ کارروائی کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ اور اقتصادی طور پر بھی انشاء اللہ اس سے کافی فائدہ حاصل ہونیکی امید ہے۔ کالج کے لئے میں نے دو لاکھ کی تحریک کی تھی۔ مگر ابھی تک ایک لاکھ ۷۵ ہزار کے وعدے آئے ہیں۔ کالج کے چندہ میں صرف چند لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ دوسروں کو بھی اس طرف فوری توجہ کرنی چاہئیے۔

جماعت کی تجارتی تنظیم

اس سلسلہ میں حضور نے جماعت کی تجارتی تنظیم کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا۔ کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا اس کے متعلق ایک خطبہ بھی پڑھا تھا۔ مگر اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ یہ ایک نہایت ضروری بات ہے۔ اب میں نے اس کے متعلق ایک ادارہ قائم کر کے ایک سیکرٹری مقرر کر دیا ہے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ تجارتی تنظیم کا گہرا تعلق ہے۔ جماعت کے تاجر پیشہ احباب اس طرف فوراً توجہ کریں۔ اس کے ساتھ خود ان کے بھی بہت سے فوائد وابستہ ہیں۔

اراضی سندھ

پھر حضور نے اراضی سندھ کا ذکر فرمایا اور بتایا۔ کہ اس سال تک تین سو مربع یعنی قریباً ۷½ ہزار ایکڑ زمین آزاد ہو چکی ہے۔ دو ہزار ایکڑ کے قریب باقی ہے۔ جس میں سے ہزار ڈیڑھ ہزار خرید ی جا چکی ہے۔ مگر ابھی آزاد نہیں ہوئی۔ اور باقی کی خرید کے معاہدے ہو چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو ۱۹۴۵ء میں ساری آزاد کرا سکینگے۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ وہاں کام کرنیکے لئے بیس سے تیس سال تک عمر کے پرائمری یا مڈل پاس نوجوان جو زمینداره کام سے واقف ہوں۔ اپنی زندگیاں وقف کریں۔

نائب ناظروں کا تقرر

اسی ضمن میں حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے چھ تعلیم یافتہ واقفین صدر انجمن احمدیہ کو دیئے ہیں۔ کہ وہ مختلف صیغوں میں کام کریں۔ تا جب کسی ناظر کی اسامی خالی ہو۔ تو کام کے لئے تیار آدمی مل سکیں۔

بعض نئے مشن

پھر حضور نے بتایا۔ کہ بمبئی کلکتہ اور کراچی میں باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ کلکتہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالخصوص کامیابی ہوئی ہے۔ اور ایک درجن کے قریب اچھے کام کرنے والے آدمی داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اور بہت سے تیار ہو رہے ہیں۔ مدراس۔ پشاور اور کوئٹہ میں بھی ایسے مشن قائم کرنے کی تجویز ہے۔

تحریک مساجد

پھر میں نے مساجد کے لئے تحریک کی تھی۔ مسجد مبارک میں جو توسیع ہوئی ہے۔ وہ احباب دیکھ چکے ہیں۔ اور اب یہ مسجد بہت شاندار بن گئی ہے۔ میں نے تحریک کی تھی۔ کہ پشاور۔ لاہور۔ کراچی۔ دہلی۔ بمبئی۔ مدراس اور کلکتہ میں مساجد قائم کی جائیں۔ یہ تحریک بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ دہلی کی جماعت نے تیس ہزار کے وعدے اس تحریک میں پیش کئے ہیں۔ اور ایک موزون جگہ خرید لی ہے۔ کلکتہ کی جماعت نے بھی شاندار نمونہ دکھایا ہے۔ اور ۶۶ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ بمبئی میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے سامان ہو رہا ہے۔ پشاور میں مسجد ہے مگر چھوٹی ہے۔ وہاں کے دوستوں کو خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ کوئی اور موزون جگہ حاصل ہو سکے۔ مدراس میں ابھی انتظام نہیں ہو سکا۔ کراچی میں چار کنال کے قریب زمین عرصہ ہوا میں خرید چکا ہوں۔ لاہور میں بھی زمین خریدی ہوئی ہے۔ مگر گورنمنٹ اسے خرید لینا چاہتی ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ نہ لے۔ اگر ان مقامات پر مساجد قائم ہو جائیں۔ تو تبلیغ کا کام بہت وسیع ہو سکتا ہے۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ

بیرونی ممالک میں تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ سب سے زیادہ کامیابی مغربی افریقہ میں ہوتی ہے۔ اور ابھی تبلیغ کا بہت میدان ہے۔ لوگ خود خواہش کرتے ہیں۔ کہ ان کو باتیں سنائی جائیں۔ وہاں سینکڑوں آدمی ہوں۔ تو کام دے سکتے ہیں۔ لیکن سینکڑوں نہیں تو درجنوں تو درکار ہیں۔

دیہاتی مبلغین

دیہاتی مبلغین کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ مبلغ تیار ہو چکے ہیں۔ اور انہیں مختلف علاقوں میں لگا دیا گیا ہے۔ اور کم سے کم دو سو مزید دیہاتی مبلغ تیار کرنے چاہئیں۔ لیکن چونکہ دو سو کا خرچ بہت بڑھ جائے گا۔ اس لئے فی الحال پچاس تیار کئے جائینگے۔ اس کے لئے نوجوانوں کو اپنے نام پیش کرنیکی تحریک حضور نے فرمائی۔

ترجمۃ القرآن

ترجمۃ القرآن کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو حلقے میں نے مقرر کئے تھے۔ انہوں نے بہت اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ ہر شخص کو اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ خواہ ایک پیسہ بلکہ دھیلا ہی دے سکتا ہو۔ تا جہاں جہاں بھی قرآن کریم کے یہ تراجم پہنچیں۔ وہ ثواب میں شریک ہو۔

آئندہ کا پروگرام

فرمایا ۱۹۴۵ء میں آٹھ یورپین زبانوں میں تراجم شائع کرنے کا ارادہ ہے۔

ستیارتھ پرکاش کا جواب

پھر فرمایا۔ کہ ہم نے آئندہ سال ستیارتھ پرکاش کا بھی مفصل جواب شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مختلف ابواب مختلف احباب میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ جو ان کے جواب لکھیں گے۔ اور چودھویں باب کا جواب انشاء اللہ میں خود لکھونگا۔ اسی طرح ایک ہزار منتخب احادیث کا مجموعہ بھی شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اور یہ کام بھی ہو رہا ہے۔ عربی بول چال کو فروغ دینے کے لئے بھی ایک کتاب تیار ہو رہی ہے۔ اگلے سال سے خدا تعالیٰ توفیق دے۔ تو ہندی اور گورمکھی میں موقت الشیوع رسالے جاری کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

کمیونزم کا خطرہ

اس کے بعد حضور نے جماعت کو کمیونزم کے خطرہ سے آگاہ کیا۔ اور فرمایا۔ اس کے متعلق میری ہدایات الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ دوستوں کو اس کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ملکی سیاسیات کے بارہ میں بعض ہدایات

اس کے بعد حضور نے ملکی سیاسیات کے متعلق بعض باتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

مختلف زبانوں کا جلسہ

۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء بروز جمعہ صبح دس بجے زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب مختلف زبانوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں ۳۸ مختلف زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ تمام تقریروں میں مختصر طور پر سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے نشانات بیان کئے گئے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں یہ امر واضح کیا کہ حضرت مسیح ناصری کے حواری بہت سی زبانیں جانتے تھے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح ثانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو بھی یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ مختلف زبانوں میں تبلیغ اسلام کریں۔ چنانچہ سات زبانیں میں ۴۴ ... بھی جانتا ہوں۔ جن میں سے دو زبانوں یعنی عبرانی اور ایسی ربی۔ رانعوڈ کا نمونہ پیش کرتا ہوں۔ دو بجے کے قریب جلسہ ختم ہوا۔ اور تقریریں کرنے والے احباب کا فوٹو لیا گیا۔ اگر کوئی صاحب چاہیں تو فوٹو

کہ اس حقیقی سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں ہمارا کام مذہب کی اشاعت ہے۔ اس وقت پنجاب میں مسلم لیگ اور زمیندارہ لیگ کی کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسلم لیگ کا پروگرام اور اصول غلط ہیں اور زمیندارہ لیگ کے مسلمان ممبروں کا کوئی پروگرام اور اصول ہے ہی نہیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کو ان میں سے کسی میں بھی شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور جماعت کے سرکاری افسروں کو خصوصیت سے اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ پارٹی پروپیگنڈا کا آلہ کار نہ بنیں۔ کیونکہ ملازم کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

اسی سلسلہ میں فرمایا کہ اب ایسا نازک وقت دنیا پر آرہا ہے۔ کہ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ اب ہندو مسلم اور انگریز و ہندوستانی کے جھگڑوں کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔ اگر یورپ اور ایشیا کے حالات ہندوستان کے مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کی آنکھیں نہیں کھول سکے۔ تو پھر یہ لوگ زندہ رہنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس وقت ان جھگڑوں کو ختم کر دیا جائے۔ اسی طرح انگریزوں کو بھی اور ہندوستانیوں کو بھی اپنا نقطہ نگاہ بدل دینا چاہیئے۔ اور صلح کی طرف قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور میں اپنی جماعت کی طرف سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سلسلہ میں ہم پوری پوری مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔

حلف الفضول

پھر فرمایا کہ جولائی ۱۹۴۴ء میں میں نے ایک رویا دیکھا تھا۔ جو الفضل میں چھپ گیا ہے۔ اور وہ معاہدہ حلف الفضول کے متعلق تھا۔ دوستوں کو میں اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ [illegible] معاہدہ میں شامل ہونا [illegible] جو لوگ اس میں شامل ہونا چاہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ [illegible] تک متواتر اور [illegible] استخارہ کریں۔ عشاء کی نماز [illegible] نماز کے بعد دو نفل الگ پڑھ کر دعا کریں کہ [illegible] جو [illegible] ہو گا تو مجھے [illegible] اور شرط یہ ہو گی کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کیوں نہ [illegible]

وہ نماز پڑھنا ترک نہ کرے گا۔ اور اپنے کسی بھائی سے خواہ اسے شدید تکلیف بھی کیوں نہ پہنچی ہو۔ اس سے بات چیت کرنا ترک نہ کرے گا۔ اور اگر وہ دعوت کرے تو اسے رد نہ کریگا۔ ایک اور شرط یہ ہے کہ سلسلہ کی طرف سے اسے جو سزا دی جائیگی۔ اسے خوشی سے برداشت کریگا۔ اور ایک یہ کہ اس کام میں نفسانیت اور ذاتی نفع نقصان کے خیال کو وہ نزدیک نہ آنے دیگا۔

[illegible]

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ / مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فقیروں کی طرح تبلیغ احمدیت کے لئے نکلنا

فرمایا۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے۔ کہ کل جو میں نے کہا تھا۔ کہ صحیح طریق تبلیغ یہی ہے۔ کہ انسان فقیروں کی طرح دنیا میں نکل جائے۔ اور دین کی اشاعت کرے۔ یہ موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں۔ پہلے زمانہ میں لوگوں کے اور حالات تھے۔ وہ اول تو شادیاں نہیں کرتے تھے۔ اور پھر جو لوگ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ وہ ایک ہی لباس رکھا کرتے تھے۔

جہاں تک لباس کا سوال ہے اسلام نے یہ کہیں حکم نہیں دیا۔ کہ ہر شخص کے پاس دو دو یا تین جوڑے ہونے چاہئیں صحابہؓ کے متعلق تو حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ جب وہ نماز کے لئے مسجدوں میں جاتے تھے۔ تو ان میں سے اکثر کے پاس ٹوپیاں نہیں ہوتی تھیں۔

مجھے یاد ہے حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے جب اس قسم کی حدیثیں پڑھیں۔ تو کچھ عرصہ تک انہوں نے اس بات پر خاص طور پر زور دینا شروع کر دیا۔ کہ ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ ان کے بعض شاگردوں نے اپنی ٹوپیاں اتار اتار کر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ اس پر مجھے انہیں سمجھانا پڑا۔ کہ صحابہؓ کے پاس تو ٹوپیاں تھی ہی نہیں۔ اس وجہ سے وہ ننگے سر نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ تو نہیں ہوتا تھا۔ کہ ٹوپی ہوتی۔ تو وہ پھینک دیتے۔ یا کرتہ ہوتا۔ تو اسے اتار دیتے۔ اور ننگے بدن جان بوجھ کر نماز پڑھتے۔ تو اس قسم کی حدیثوں سے بعض لوگ غلو بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حدیثوں سے کثرت کے ساتھ اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ بوجہ نادار ہونے کے بغیر ٹوپی اور بغیر کرتہ کے کئی صحابہؓ نماز میں شامل ہوا کرتے تھے۔ پس یہ کوئی لازمی بات نہیں۔ کہ ہر مبلغ کے پاس دو دو جوڑے ہوں۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک محلہ کے لوگ آئے۔ اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے کوئی امام مقرر فرما دیا جائے آپ نے لوگوں کا امتحان لیا۔ تو ایک نو دس سال کا لڑکا ایسا نکل آیا۔ جسے قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ آپ نے فرمایا۔ میں اسی کو تمہارا امام مقرر کرتا ہوں۔ اس لڑکے کے پاس صرف ایک کرتہ تھا۔ اور وہ بھی لمبا نہیں تھا۔ بلکہ چھوٹا تھا۔ جب وہ سجدہ میں جاتا۔ تو ننگا ہو جاتا۔ ایک دن وہ اسی حالت میں تھا۔ کہ کسی چیز نے جھٹکا لگا کر کرتہ ذرا زیادہ اونچا ہو گیا۔ ایک عورت نے اسے دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ارے اپنے امام کا ننگ تو ڈھانکو۔ چنانچہ بعد میں لوگوں نے چندہ جمع کر کے اسے ایک لمبا سا کرتہ بنوا دیا۔ تو یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ ہر شخص کے پاس کپڑوں کے دو دو یا تین تین جوڑے ہوں۔ انسان اگر چاہے۔ تو ایک [illegible] میں بھی گذارہ کر سکتا ہے۔ باقی رہا شادی کا سوال۔ سو میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کہ مبلغ شادی نہ کریں۔ وہ شادی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے ان کی شادی میں دیر ہو جائے۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو [illegible] برداشت ہو۔ صحابہؓ کو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان میں سے بعض نے ایک لمبے عرصہ تک بغیر شادی کے [illegible]

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ خود ہی کہتے ہیں کہ غربت کی وجہ سے میری بڑی عمر تک شادی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا کہ جسے شادی میسر نہ آئے وہ کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ تو جب دنیوی وجوہ سے بھی بعض دفعہ شادیوں میں دیر ہو جاتی ہے۔ تو اگر کسی شخص کی شادی دین کا کام کرنے کی وجہ سے انیس بیس سال میں ہونے کی بجائے تیس بتیس کی عمر میں ہو جاتی ہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ میں نے تو خود کہا تھا کہ وہ ساری عمر اس طرح نہیں رہیگا۔ کچھ مدت کے بعد وہ اپنا مرکز تجویز کر کے وہاں بیٹھ سکتا ہے۔ اور وہی وقت اس کی شادی کے لئے موزوں ہے۔ شادی بیشک ایک پسندیدہ چیز ہے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے اس میں دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اسلام صرف یہ کہتا ہے کہ تو یہ ارادہ مت کر کہ کبھی شادی نہیں کریگا۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ اگر شادی میں دیر ہو جائے تو یہ بھی کوئی ناپسندیدہ چیز ہے۔ ہماری جماعت میں ہی بعض لوگ ایسے ہیں۔ جن کو غربت کی وجہ سے تیس ۳۰ تینتیس ۳۳ پینتیس ۳۵ سال کی عمر تک شادی میسر نہیں آتی۔ پھر اگر دینی وجہ سے کسی کو آٹھ دس سال انتظار کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ کونسی بڑی بات ہے۔ اگر انسان اپنے اندر اخلاص پیدا کرے تو اللہ تعالیٰ خود بخود اس کے لئے کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اب بعض لڑکیاں بھی مجھے لکھتی ہیں۔ کہ نوجوانوں نے تو اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ ہم کس طرح اس مطالبہ میں حصہ لے کر دین کی خدمت کر سکتی ہیں۔ میں ہمیشہ انہیں یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ تم کسی واقف زندگی کے ساتھ شادی کر لو۔ اور پھر اس کے ساتھ مل کر دین کی خدمت کرو۔

سرندر ناتھ ایک ہندو ہے۔ اکثر رسالوں میں اس کے مضامین بھی نکلتے رہتے ہیں۔ اسے دیہاتیوں کے پرانے گیت جمع کرنے کا بڑا شوق ہے۔ وہ اپنی بیوی اور لڑکی کو ساتھ لے کر سارے ہندوستان کا چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور وہ جاتا ہے لوگوں سے گیت سنکر ان کو لکھ لیتا اور پھر یہ جمع شدہ ذخیرہ ان کو [illegible] اور اس کے گزارہ کا انتظام ہو جاتا ہے۔ ایک شہر سے فارغ ہو کر وہ دوسرے کی طرف [illegible] پڑتا ہے

اس طرح اُس کا شوق بھی پورا ہو رہا ہے۔ اور اُسے یہ فکر بھی نہیں ہوتا کہ میں کھاؤنگا کہاں سے وہ جانتا ہے کہ میں جہاں جاؤں گا۔ لوگ مجھے ضرور کھانا کھلائیں گے۔ اگر دنیا کی خاطر لوگ یہ طریق اختیار کر سکتے ہیں۔ تو دین کی خاطر اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو اس میں کونسی روک ہو سکتی ہے۔ آخر لوگ پیسہ پیسہ مانگنے کے لئے لوگوں کے دروازوں پر جاتے ہیں یا نہیں۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ جب فقیروں کا کوئی ڈیرہ باہر سے آ جائے۔ تو مرد بھی مانگنے کے لئے چل پڑتے ہیں۔ عورتیں بھی مانگنے کے لئے چل پڑتی ہیں۔ اور بچے بھی مانگنے کے لئے چل پڑتے ہیں اور پھر ہر ایک کو کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے۔ مرد مردوں سے مانگ رہا ہوتا ہے۔ عورت عورتوں سے مانگ رہی ہوتی ہے۔ اور بچہ بچوں سے مانگ رہا ہوتا ہے۔ اور پھر وہ کچھ لیکر ہی واپس جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ خالی ہاتھ چلے جائیں۔ اگر سوال کی عادت ہونے کی وجہ سے بعض لوگ ایسا کر سکتے ہیں تو دین کے لئے انسان توکل پر کیوں بسر نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ انیس ۱۹ بیس ۲۰ سال کی عمر تک تعلیم سے فارغ ہو کر وہ پانچ سات سال دورہ کرتے رہیں۔ اس کے بعد وہ بیشک کسی ایک مقام پر بیٹھ جائیں اور درس کے ذریعہ تبلیغ جاری کر دیں پھر اللہ تعالےٰ اور لوگ ایسے کھڑے کر دیگا۔ جو دورہ کر کے اُن کی جگہ تبلیغ کا فرض سر انجام دیتے رہینگے۔ بڑھنے والی قوموں میں نوجوان ختم نہیں ہو جاتے بلکہ جب ایک حصہ کام ختم کر لیتا ہے۔ تو اُس کی جگہ اور نوجوان کام کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ وقف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس لئے جب ایک شخص چھبیں یا تیس سال کی عمر کو پہنچیگا تو اُس وقت اٹھارہ بیس برس کا ایک اور نوجوان وقف کے میدان میں آ چکا ہوگا۔ اور اس طرح ہر سال نئے سے نئے آدمی ملتے چلے جائینگے اور کام میں کوئی روک پیدا نہیں ہوگی۔

ملک فضل حسین صاحب سے مخاطب ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ستیارتھ پرکاش کا مکمل جواب

میرے دل میں تحریک پیدا ہوتی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کا مکمل جواب لکھا جائے۔ اسوقت تک اُس کے جس قدر جواب دیئے گئے ہیں۔ وہ سب دفاعی رنگ رکھتے ہیں۔ زیادہ تر لوگوں نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو اپنے سامنے رکھا ہے۔ اور اُسی کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ضرورت ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے پہلے باب سے شروع کر کے آخر تک مکمل جواب لکھا جائے۔ اور اس جواب میں صرف دفاعی رنگ نہ ہو بلکہ دشمن پر حملہ بھی کیا جائے کیونکہ دشمن اُس وقت تک شرارت سے باز نہیں آتا جب تک اُس کے گھر پر حملہ نہ کیا جائے۔ اس کا ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے جتنے نسخے شروع سے لیکر اب تک چھپے ہیں۔ اُن سب کو جمع کیا جائے اور پھر اُن نسخوں میں جو جو اختلافات ہیں۔ یا جہاں جہاں آریوں نے ستیارتھ پرکاش میں تبدیلیاں کی ہیں وہ سب اختلافات واضح کئے جائیں اور کتاب کا ایک باب اس غرض کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ گویا ایک باب ایسا ہو جس کا عنوان مثلاً یہی ہو۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں تبدیلیاں۔ اور پھر بحث کی جائے کہ آریوں نے اس میں کیا کیا تبدیلیاں کی ہیں۔ پھر جہاں جہاں وہ بہانے بناتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ کاتب کی غلطی سے ایسا ہو گیا۔ وہاں ہی بحث کر کے واضح کیا جائے۔ کہ یہ کتابت کی غلطی ہو ہی نہیں سکتی۔

پھر پنڈت دیانند نے علمی طور پر ہندو مذہب کے متعلق جو باتیں کہی ہیں اُن کے متعلق ویدوں اور ہندوؤں کی پرانی کتابوں سے یہ ثابت کیا جائے۔ کہ پنڈت جی کا بیان غلط ہے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش کے ہر باب میں جو کوتاہیاں یا غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ الف سے لیکر یے تک اُن سب کو واضح کیا جائے۔ اسلام پر جو حملے کئے گئے ہیں۔ اُن کا بھی ضمنی طور پر جواب آ جانا چاہیئے۔ اس طرح ستیارتھ پرکاش کے رد میں ایک مکمل کتاب لکھی جائے۔ جو کم سے کم سات آٹھ سو صفحات کی ہو۔ اور جس طرح ستیارتھ پرکاش ایک معیاری کتاب کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کتاب نہایت محنت سے معیاری رنگ میں لکھی جائے۔ بعد میں ہر زبان میں اس کتاب کا ترجمہ کر کے تمام ہندوستان میں پھیلائی جائے۔ آپ اس کے لئے ڈھانچہ تیار کریں اور مجھ سے مشورہ لیں اور پھر میرے مشورہ اور میری ہدایات کے مطابق یہ کتاب لکھی جائے۔ پہلا باب مثلاً اس کتاب کی تاریخ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ دوسرے باب میں ستیارتھ پرکاش کے پہلے باب کا جواب دیا جائے اور بتایا جائے کہ اس میں کیا کیا غلطیاں ہیں یا اگر ہم اُن باتوں کو ہندو مذہب کے لحاظ سے تسلیم کر لیں۔ تو پھر اُن پر کیا کیا اعتراض پڑتے ہیں۔ اس طرح شروع سے لیکر آخر تک تمام کتاب کا مکمل جواب لکھا جائے۔

مولوی ابو العطاء صاحب سے مخاطب ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

عربی بول چال کے متعلق رسالہ

عربی زبان کا مردوں اور عورتوں میں شوق پیدا کرنے اور اس زبان میں لوگوں کے اندر گفتگو کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ ایک عربی بول چال کے متعلق رسالہ لکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عربی کے بعض فقرے تجویز فرمائے تھے۔ جن کو میں نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع کر دیا تھا۔ ان فقروں کو بھی اپنے سامنے رکھ لیا جائے۔ اور تبرک کے طور پر ان فقرات کو بھی رسالہ میں شامل کر لیا جائے۔ درحقیقت وہ ایک طریق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس راستہ پر چلیں۔ اور اپنی جماعت میں عربی زبان کی ترویج کی کوشش کریں۔ میرے خیال میں اس میں اس قسم کے فقرات ہونے چاہئیں کہ جب ایک دوست دوسرے دوست سے ملتا ہے۔ تو کیا کہتا ہے۔ اور کس طرح آپس میں باتیں ہوتی ہیں۔ وہ باتیں ترتیب کے ساتھ لکھی جائیں۔ پھر مثلاً انسان اپنے گھر جاتا ہے۔ اور کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق اپنی ماں سے یا کسی ملازم سے گفتگو کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میرے کھانے کے لئے کیا پکا ہے۔ یا کونسی ترکاری تیار ہے۔ اس طرح کی روزمرہ کی باتیں رسالہ کی صورت میں شائع کی جائیں۔ بعد میں محلوں میں اس رسالہ کو رائج کیا جائے خصوصاً لڑکیوں کے نصاب تعلیم میں اس کو شامل کیا جائے۔ اور تحریک کی جائے کہ طلباء جب بھی ایک دوسرے سے گفتگو کریں عربی زبان میں کریں اس طرح عربی بول چال کا عام رواج خدا تعالےٰ کے فضل سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے ایک مردہ زبان کو اپنی کوشش سے زندہ کر دیا ہے۔ عبرانی زبان دنیا میں کہیں بھی رائج نہیں لیکن لاکھوں کروڑوں یہودی عبرانی زبان بولتے ہیں۔ اگر یہودی ایک مردہ زبان کو زندہ کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عربی زبان جو ایک زندہ زبان ہے اس کا چرچا نہ ہو سکے۔ پہلے قادیان میں اس طریق کو رائج کیا جائے۔ پھر بیرونی جماعتوں میں یہ طریق جاری کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ چھوٹے چھوٹے آسان فقرے ہوں جو بچوں کو بھی یاد کرائے جا سکتے ہوں۔ اس کے بعد لوگوں سے امید کی جائیگی کہ وہ اپنے گھروں میں بھی عربی زبان کو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح قرآن کریم سے لوگوں کی دلچسپی بڑھ جائیگی اور اُسکی آیات کی سمجھ بھی انہیں زیادہ آنے لگ جائیگی۔ اب تو ہم نے دیکھا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے جب یہ کہا جاتا ہے۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا تو ناواقفیت کی وجہ سے بعض لوگ بلند آواز سے آمین کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ آمین کہنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا۔ یہ عربی زبان سے ناواقفیت کی علامت ہے۔ اگر عربی بول چال کا لوگوں میں رواج ہو جائیگا تو یہ معمولی باتیں لوگ خود بخود سمجھنے لگ جائینگے۔ اور انہیں نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ یہ رسالہ جب شائع ہو جائے تو خدام الاحمدیہ کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اس کے تھوڑے تھوڑے حصوں کا وہ اپنے نظام کے ماتحت وقتاً فوقتاً نوجوانوں سے امتحان لیتے رہیں۔ یہ فقرات بہت سادہ زبان میں ہونے چاہئیں۔ مصری زبان میں انشاء الادب نام سے کئی رسالے اس قسم کے شائع ہو چکے ہیں مگر وہ زیادہ دقیق ہیں معلوم نہیں ہمارے سکولوں میں اُن کو کیوں جاری نہیں کیا گیا۔

احمدیت نے کیا انقلاب پیدا کیا؟

فرمایا۔ کسی شخص نے سوال کیا ہے کہ احمدیت نے مذہبی دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا ہے۔ اس کے متعلق میرا ایک لیکچر کتابی صورت میں چھپا ہوا موجود ہے۔ جس کا نام "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" ہے۔ وہ کتاب پڑھ لینی چاہیئے۔ اس میں میں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں کیا کیا اصلاحات کی ہیں۔ اور یہ کہ مسلمان جب تک ان اصلاحات کو تسلیم نہیں کرینگے۔ ان کو کبھی ترقی حاصل نہیں ہو سکے گی۔

ساری دنیا کے پسپا ہونے کے متعلق پیشگوئی

مولوی نور الحق صاحب نے عرض کیا۔ کہ "تذکرہ" میں ۱۸ر فروری ۱۹۰۷ء کا ایک الہام درج ہے۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ اور اس کے ساتھ ہی ۲۰ر فروری ۱۹۰۷ء کے یہ دو الہام ہیں۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ پسپا شدہ ہجوم۔ کیا پسپا شدہ ہجوم والی پیشگوئی جلسۂ دہلی پر چسپاں نہیں ہو سکتی۔ جس میں مخالفوں کا ہجوم جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں پسپا ہو گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ تو پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ گو ساری دنیا احمدیت پر حملہ کر رہی ہے۔ مگر ایک دن انشاء اللہ اس مقابلہ میں پسپا ہو جائے گی۔ ہم دہلی کے واقعہ پر اس الہام کو کیوں چسپاں کریں۔ ہم نے اگر شکار کرنا ہے۔ تو شیر مارنا چاہیئے۔ چڑی مار کر ہمیں کیا عزت ملے گی۔

دعائے مغفرت کے لئے درخواست

خاکسار کے والد صاحب قبلہ منشی محمد حسین صاحب کاتب جو کہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے دمہ بیمار تھے ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۴ء بوقت ایک بجے دوپہر دمہ ... وجہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے "بدر" "الحکم" اور "الفضل" میں بہت عرصہ کام کرتے رہے۔ والد صاحب مرحوم کو ... سلسلہ کی تازہ ... لکھنے کا شرف حاصل تھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی۔

خاکسار احمد حسین کاتب الفضل

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے اہم اور ضروری کوائف

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۴ء بروز شنبہ سے شروع ہو کر ۲۸ر دسمبر کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ جلسہ کے اہم کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں

مہمانوں کی تعداد

امسال سپیشل گاڑیوں کا کوئی انتظام نہ ہو سکا تھا۔ اور دو ہی گاڑیاں قادیان آتی رہیں اسی طرح ہر ریلوے لائن پر سفر کی شدید مشکلات درپیش تھیں۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تاکید فرمائی تھی۔ کہ عورتیں بالعموم اس سال جلسہ پر نہ آئیں۔ پھر بھی خدا اور اس کے رسول کے عاشق اور اپنے پیارے امام کے شیدائی تمام تکالیف برداشت کرتے ہوئے اس مبارک موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں آئے چنانچہ خوراک کی پرچیوں کے لحاظ سے ۲۸ دسمبر کی شام کو تعداد ۲۳۶۰۰ تھی

عام انتظامات

جلسہ کے عام انتظامات کی صورت یہ تھی۔ کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت تھے۔ جن کے ماتحت تین ناظم تھے اندرون قصبہ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ دار العلوم میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر اور دار الفضل و دار البرکات میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ان کے ماتحت متعدد نائب اور معاونین تھے جن کے سپرد بروقت کھانا تیار کرنا اور گھروں میں پہنچانا تھا۔

سپلائی وسٹور

ان نظامتوں کے علاوہ ناظر صاحب ضیافت کی امداد کے لئے ایک چوتھی نظامت سپلائی وسٹور تھی جس کے انچارج مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل تھے۔ یہ نظامت تمام ضروری اشیاء بروقت مہیا کرنے کی ذمہ دار تھی۔

کھانے کا انتظام

مہمانوں کے کھانے کے انتظامات حسب معمول تین مقامات پر کئے گئے۔ (۱) اندرون قصبہ (۲) محلہ دار العلوم (۳) محلہ دار الفضل۔ محلہ دار العلوم کا لنگر خانہ اپنے محلہ کے علاوہ محلہ دار الرحمت دار الشکر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کے لئے بھی کھانا مہیا کرتا۔ اور لنگر خانہ دار الفضل سے دار البرکات۔ دار السعۃ کے مہمانوں کے علاوہ ملحقہ دیہات یعنی کھارا اور بھینی وغیرہ میں قیام کرنے والے مہمان بھی کھانا حاصل کرتے تھے۔ لنگر خانہ اندرون قصبہ سے ناصر آباد دار الانوار دار الشفا گنگل۔ اور قادر آباد کے مہمانوں کو بھی کھانا دیا جاتا۔ امسال دار العلوم کے لنگر خانہ میں ۴۰ دار الفضل میں ۲۰ اور اندرون قصبہ میں ۲۵ تنوروں پر شب وروز روٹیاں پکتی رہیں۔

انکوائری آفس

انکوائری آفس یا دفتر منتظم مکانات ایک تو اندرون قصبہ مدرسہ احمدیہ میں اور دوسرا بورڈنگ تحریک جدید میں تھا۔ یہ دفاتر ۲۴ گھنٹے کھلے رہتے۔ جن مہمانوں کی کوئی چیز گم ہو جاتی۔ وہ ان میں اطلاع دیتے۔ اسی طرح جنہیں کوئی چیز دستیاب ہوتی۔ وہ وہاں پہنچا دیتے جسے مالک کے پاس پہنچانے کا انتظام کیا جاتا۔ سٹیشن سے مہمانوں کو ان کی قیام گاہ بتانا اور ان کے لئے مناسب انتظام کرنا بھی اسی دفتر کے ذمہ تھا۔

پہرہ کا انتظام

پہرہ کا انتظام نظارت امور عامہ کے سپرد تھا۔ اور اس کے انچارج مکرم شیخ نیاز محمد صاحب تھے۔ جو والنٹیئر اس کام پر معین تھے۔ وہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا فرض ادا کرنے کے علاوہ قصر خلافت اور مسجد مبارک میں بھی پہرہ دیتے رہے۔ قصر خلافت میں ملاقات کے وقت پہرہ کے انچارج مکرم شیخ نیاز محمد صاحب اور مکرم جناب غلام محمد صاحب اختر تھے۔ اتنے بڑے ہجوم میں کئی چھوٹے بچے گم ہوئے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور پہرہ داروں کی سرگرمی سے سب کے سب دستیاب ہو گئے۔

جلسہ گاہ

حسب معمول جلسہ گاہ ہائی سکول کے کھلے میدان میں بنائی گئی۔ جس کا رقبہ ۲۱۲ × ۲۱۱ فٹ تھا۔ گذشتہ سال کی نسبت لمبائی چوڑائی میں ایک ایک فٹ کا اضافہ کیا گیا تھا۔ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب واقف زندگی جلسہ گاہ کے افسر انچارج تھے۔ مبلغین ان کی ہدایات کے ماتحت انتظام کرتے۔ اور مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ زنانہ جلسہ گاہ سابقہ جگہ پر مسجد نور کے قریب مشرق میں تھی۔ اس کا رقبہ ۱۸۰ × ۱۸۰ فٹ تھا۔ جو سابقہ سال سے ۵ فٹ چوڑائی میں زیادہ تھا۔ خواتین بھی جلسہ میں کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔

لوائے احمدیت

اس سال بھی لوائے احمدیت جلسہ گاہ میں سٹیج کے شمال مشرقی جانب ایک بلند پول پر جلسہ کے ایام میں لہراتا رہا۔ اور اراکین خدام الاحمدیہ اس کے اردگرد پہرہ دیتے رہے۔

خدام الاحمدیہ وانصار اللہ کے کیمپ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب معمول جلسہ کے قریب اپنا کیمپ لگایا۔ جہاں ان کا جھنڈا لہراتا رہا۔ اور دوران جلسہ میں انہوں نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ اس سال انصار اللہ مرکزیہ کا کیمپ بھی خدام الاحمدیہ کے کیمپ کے قریب لگایا گیا۔ جہاں بیرونی جماعتوں کے انصار کو ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

طبی انتظام

نور ہسپتال دن رات کھلا رہا۔ ایک ڈاکٹر اور کمپاؤنڈر ہر وقت موجود رہتے۔ انچارج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ ان کے ساتھ جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب۔ جناب ڈاکٹر ظفر حسن صاحب جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نے کام کیا۔ بورڈنگ تحریک جدید کے مشرقی گیٹ پر بھی ایک ڈسپنسری کھولی گئی۔ جس کے انچارج ڈاکٹر احمد دین صاحب اور ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب تھے۔ اسی طرح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایک ڈسپنسری تھی جس کے انچارج ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب تھے۔ امسال جلسہ سالانہ کے

صرف ایک دن ۲۸ دسمبر کو ۲۰۳ مریضوں نے دوائی لی۔ اور چار مریضوں کو ہسپتال میں داخل کر کے علاج کیا گیا۔ پانچ اپریشن کیس تھے۔

موسمی کیفیت

جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل موسم ابر آلود رہا۔ اور جلسہ کے تینوں ایام میں بھی اگرچہ قریباً تمام وقت ابر چھایا رہا۔ اور ۲۷ دسمبر کی شب کو قدرے بوندا باندی بھی ہوئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان سے موسم میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی جو جلسہ کی کارروائی میں کچھ بھی مشکل پیدا کرتی۔ اور جلسہ پر آنے والے احباب نہایت آرام اور اطمینان سے مستفیض ہوئے۔ ۲۷ تاریخ کو جب حضور نے تقریر فرمائی۔ تو ابر گہرا ہوا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ بارش ابھی برسی کہ برسی۔ اس وقت حضور نے خود بھی دعا فرمائی۔ اور احباب جماعت کو بھی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جلسہ کے ایام میں مینہ نہ برسے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ دعا قبول فرمائی۔

غیر مسلم اصحاب

غیر احمدی اصحاب کے علاوہ بعض غیر مسلم دوست بھی جلسے میں شریک ہوئے۔ جن غیر مسلم اصحاب کے کھانے کا انتظام جلسہ کے انتظامات کا حصہ تھا۔ ان کی تعداد ۶۳ تھی۔

آمد و رفت کا انتظام

ریل گاڑیوں کی قلت کی وجہ سے جلسہ پر آنیوالے احباب کو اب کے بہت تکلیف ہوئی اگرچہ ۲۶ دسمبر سے ریلوے نے قادیان کے لئے روزانہ بوگیاں لگانا منظور کر لیا تھا۔ مگر مسافروں کی کثرت کے مقابلہ میں وہ بالکل ناکافی تھیں۔ مہمان بٹالہ سے تانگوں وغیرہ پر بھی آتے رہے۔ اور پیدل بھی آئے۔ گاڑیوں کی قلت اور پھر صبح کی گاڑی کے بہت سویرے روانہ ہونے کی وجہ سے سواریوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔

موصیوں کی نعشیں

جلسہ سالانہ کے ایام میں باہر سے حسب ذیل موصیوں کی نعشیں لائی گئیں۔

(۱) شیخ نظام الدین ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور جو مئی ۱۹۳۴ء میں فوت ہوئے اور امانتاً دفن تھے۔

(۲) محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت جناب چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج بیگم پور ضلع ہوشیارپور جو ۲۷ جون ۱۹۳۴ء کو فوت ہوئیں۔ اور امانتاً دفن تھیں۔

دونو کا جنازہ ۲۵ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھایا۔ اور نعشیں بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔

عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ

۲۸ دسمبر بوقت ۸½ بجے شب مسجد اقصےٰ میں عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری منعقد ہوا۔ انعام پانے والوں کا فیصلہ کرنے کے لئے تین جج مولوی محمد سلیم صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی ظفر محمد صاحب تھے۔ مقابلہ کے لئے مضمون "الاسلام دین الفطرۃ" مقرر تھا۔ آٹھ اصحاب اس مقابلہ میں شریک ہوئے۔ جب جج صاحبان باہمی مشورہ کے لئے علیحدہ ہو گئے۔ جس پر ۱۵-۲۰ منٹ صرف ہوئے تو اسی عرصہ میں صدر صاحب نے عربی زبان سیکھنے کے متعلق عربی میں تقریر کی۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل اصحاب اول۔ دوم اور سوم رہے۔ مولوی دوست محمد صاحب اول۔ مولوی خورشید احمد صاحب شاہد دوم اور مولوی جلال الدین صاحب و عطاء الرحمٰن صاحب طاہر سوم۔

"ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ پریونشن آرڈی نینس ۱۹۴۳ء"

کے متعلق خاص خاص باتیں

یہ آرڈی نینس (قانون) اُن اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کی روک تھام اور اُن کے بیچنے والوں کو نفع خوری سے باز رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے جو کسی خاص کنٹرول کے تحت نہیں آتیں اس پر عمل درآمد کنٹرولر جنرل سول سپلائیز بمبئی کی نگرانی میں ہوتا ہے، جسے اس مقصد کے لئے حکومت ہند کے محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نے بہت وسیع اختیارات دیئے ہیں۔ اس اہم قانون کی تفصیلات کو سمجھ لیجئے جس کا اصل مقصد آپ [illegible] کی حمایت اور حفاظت ہے۔

دوکاندار

۱۔ کسی چیز کی تیاری کی لاگت یا ساحل پر اترنے تک کی کل لاگت پر صرف اسی قدر دام بڑھا سکتا ہے جتنا کہ جنگ سے پہلے عموماً تجارتی قاعدہ تھا۔ لیکن ان صورتوں میں جہاں مذکورہ بالا کل لاگت پر ۲۰ فیصدی سے زیادہ دام بڑھائے جائیں، کنٹرولر جنرل سول سپلائیز [illegible] اصل [illegible] ہوگا۔

۲۔ دس روپے سے زیادہ کے سودے پر داموں کی رسید لازمی طور پر دیگا۔

۳۔ سودا بیچنے کے لئے یہ شرط نہیں لگا سکتا کہ کچھ اور چیزیں بھی ساتھ خرید جائیں۔

۴۔ ایک خاص مقدار سے زیادہ مال نہیں رکھ سکتا۔

۵۔ عام طور پر سودا بیچنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

چھ دوکانداروں کا چالان

دہرہ دون۔ [illegible] اکتوبر۔ قانون انسداد نفع خوری و ذخیرہ اندوزی کی خلاف ورزی کے الزام میں دہرہ دون کی چھ بڑی بڑی فرموں کے مالکوں [illegible] کی عدالت میں چالان کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۱۱ اور دوکانداروں کو ۲۵ روپے [illegible] جرمانے کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی اور نفع خوری پر برابر زیادہ سے [illegible] رہی ہیں۔ سرکاری انسپکٹر اور زیادہ علاقوں میں پھیل رہے ہیں۔

خریدار پر بھی ضرور کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

وہ دفعہ ۸ میں دی ہوئی چیزوں کی صرف اتنی ہی مقدار رکھ سکتا ہے جتنی کہ اُس کو اور اس کے گھر والوں کو تین مہینے کے لئے درکار ہو۔ اس سے زیادہ رکھنا جرم ہے جس پر سزا ہو سکتی ہے۔

ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ جو کچھ خریدیں اُس پر بے تحاشا دام مت دیجئے۔ نئی چیزوں پر کنٹرول لگنے کی خبر رکھئے۔ حکومت برابر دوسری چیزوں کی پڑتال کر رہی ہے۔

اگر کسی خریدار کو لوٹا جائے، یا اُسے شبہ ہو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ مقامی حکام کو یا چاہے تو براہ راست نیچے لکھے ہوئے محکمے کو اطلاع کرے۔ اس قانون کے مطابق مجرموں کو سرسری مقدمے کے بعد سزا دی جا سکتی ہے، اور جرمانہ یا پانچ سال تک کی قید ہو سکتی ہے اور مال ضبط کیا جا سکتا ہے یا یہ تینوں سزائیں ساتھ دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ۔ بعض صورتوں میں ثبوت کا بار ملزم پر ہوتا ہے اُسے خود کو بے جرم ثابت کرنا پڑتا ہے۔ مستغیث کو اُس کا جرم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حالات سے باخبر رہیئے
اپنے حقوق طلب کیجئے

HOARDING & PROFITEERING
HPPO
PREVENTION ORDINANCE

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز
نئی دہلی نے شائع کیا

AAA1324

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برلن ۳۰ر دسمبر۔ ڈاکٹر گوئبلز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہٹلر جرمنی کا معجزہ۔ صداقت کا مجسمہ۔ اور غیب کا علم جاننے والا ہے۔ اگر دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اسے جرمنوں کے علاوہ باقی قوموں سے کتنی محبت ہے۔ تو لوگ اس کی پوجا کریں۔

ایتھنز ۳۰ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل پر جس وقت ایک باغی نے گولی چلائی۔ تو جنرل الیگزینڈر اور جنرل سکوبی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ابھی تک حملہ آور کا سراغ انہیں لگ سکا۔ مسٹر چرچل مسٹر ایڈن کے ہمراہ واپس لندن پہنچ گئے ہیں۔

نیو یارک ۳۰ر دسمبر۔ امریکن وزیر جنگ نے جرمنوں کے جوابی حملہ کے بارہ میں جنرل آئزن ہوور سے رپورٹ طلب کی ہے۔ اور جن افسروں کی غلطی اس کا باعث ہوئی ان کے نام مانگے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکن کمانڈ میں تبدیلی ہوگی۔

کنبرا ۳۰ر دسمبر۔ آسٹریلین وزیر سپلائی نے ایک تقریر میں کہا کہ ۱۹۴۵ء میں آسٹریلیا میں جہازوں کی قلت سخت نازک صورت اختیار کر جائے گی ایسی نازک کہ اس سے قبل نہیں ہوئی۔ غلباً ان میں اترنے والی امریکن فوجوں کے لئے بے شمار سپلائی پہنچانے کا انتظام کرنا ہوگا۔

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر۔ ایک امریکن اخبار نے لکھا ہے کہ مغربی محاذ پر اتحادیوں کو جو نقصان ہوا اس کی ذمہ داری روس پر ہے جو مشرقی محاذ پر خاموش ہے۔

ایتھنز ۳۰ر دسمبر۔ جنرل سکوبی نے ایتھنز میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر۔ برطانیہ اور امریکہ نے رومانیہ کے تیل کے میدانوں سے بعض سامان کے اٹھائے جانے کے متعلق حکومت روس سے جواب طلبی کی ہے۔ اور ان چشموں میں برطانوی اور امریکی سرمایہ کے متعلق اسے توجہ دلائی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے۔ جس سے ان چشموں کی اہمیت کم ہو جائے کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے امریکن نمائندے کو تیل کے علاقہ میں جانے کی اجازت نہیں دی

واشنگٹن ۳۰ر دسمبر۔ امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ جرمنوں نے اپنے تمام کار آزمودہ ڈویژن اس جارحانہ حملے میں جھونک دیئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ اقدام ان کے لئے تباہ کن اور قیامت خیز ثابت ہوگا۔

دہلی ۳۰ر دسمبر۔ جرمنی میں اسیران جنگ کو پارسل بھیجنے پر جو پابندیاں تھیں وہ فوری طور پر اٹھالی گئی ہیں۔ اب پارسل حسب معمول سپرد ڈاک کئے جا سکتے ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر۔ ڈائرکٹر محکمہ تحقیقات فیڈرل بورڈ آف امریکہ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جاپانیوں نے حال ہی میں کئی مرتبہ امریکہ کے اندرونی ڈیفنس میں گھسنے کی کوششیں کیں حال ہی میں جاپانی غبارہ امریکہ میں اتارا گیا جسے تخریبی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ موسیو پاپندریو وزیر وزیر اعظم یونان نے عملی طور پر وزارت عظمے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

لندن ۳۱ر دسمبر فیلڈ مارشل کلوگ (نارمنڈی میں لڑنے والی جرمن افواج کا کمانڈر انچیف) اس وقت خودکشی کر لی تھی۔ جب انہیں کمان سے علیحدہ کر لیا گیا تھا۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ شاہ یونان نے ایتھنز کے آرچ بشپ کے نام ایک تار ارسال کر کے انہیں ریجنٹ بنا دیا ہے

لندن ۳۱ر دسمبر۔ شمالی انگلستان کے ایک بڑے رقبہ میں زلزلہ محسوس کیا گیا۔ چند سالوں میں اغلباً یہ شدید نوعیت کا زلزلہ ہے۔ ایک سو میل تک جھٹکا محسوس کیا گیا۔

سٹاک ہالم ۳۱ر دسمبر۔ جرمنی سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ہٹلر کو جرمنی کی فوجی ہائی کمانڈ سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور مارشل رنڈسٹیڈ نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ اب ہٹلر ملک کے اندرونی انتظام کا انچارج ہے۔

لندن ۳۱ر دسمبر فیلڈ مارشل گورنگ نے نئے سال کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۴ء کے خاتمہ پر جرمن فوجیں ایک بار پھر مغربی مورچہ پر حملہ کر رہی ہیں۔ کئی علاقے چھن جانے سے جرمنی کو جن اقتصادی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ان پر قابو پانے کے لئے جرمن قوم کو ابھی کئی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

سٹاک ہالم ۳۱ر دسمبر۔ ہٹلر کو ہلاک کرنے کی ایک اور کوشش کی گئی۔ "بیلیس ہم" دبوریا کی جس عمارت میں ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر تھے۔ اور جہاں وہ گزشتہ کچھ عرصہ سے مقیم تھا۔ اسے پراسرار طور پر آگ لگ گئی۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ روس۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ کیا جائے۔ مگر مارشل سٹالن نے اس تجویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ کیونکہ برطانیہ اور روس کے مابین پہلے سے معاہدہ موجود ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پولینڈ کی لبلین کمیٹی کو سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے عنقریب پولینڈ کی حکومت کا درجہ دیا جائے گی۔ مارشل سٹالن اب اس امر سے مایوس ہو چکے ہیں کہ لنڈن کی پولش گورنمنٹ اس بارہ میں کچھ کرے گی۔

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اتحادی ہائی کمانڈ نے آرڈینز کے محاذ پر ۴۰ ڈویژن فوج اکٹھی کر دی ہے اور اتحادیوں کا بیان ہے کہ یہاں جرمن فوج کی تعداد بیس ڈویژنوں کے قریب ہے۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ یورپ کے مغربی مورچہ پر بلجیئم میں جرمن ابھی تک بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کئی جگہوں میں جرمن کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔ مگر خود کوئی حملہ انہوں نے نہیں کیا۔ لسٹون کے شہر کے قریب گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ اتحادی جہازوں نے دشمن کے ٹینکوں پر حملے کئے۔ امریکن فوجوں نے کئی ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور دشمن کے جنوبی بازو کے ساتھ ساتھ کئی میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ ایک مقام پر کچھ جرمن فوج گھیرے میں آگئی ہے۔ جس کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ اٹلی میں کل اتحادی جہازوں نے زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی امریکن اور فرانسیسی ڈسٹرائروں نے اٹلی کے کنارے پر گولے برسائے۔ آٹھویں فوج کی صفوں کے پیچھے دشمن کی کافی فوج جمع ہو گئی۔ جس سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ دشمن نیا حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

ماسکو ۳۱ر دسمبر۔ ہنگری میں روسی فوجیں ڈینیوب کے دونوں کناروں پر آگے بڑھ رہی ہیں۔ بوڈاپسٹ میں سخت لڑائی ہو رہی ہے اس شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے روسی کمانڈر نے جرمنوں کو ہتھیار ڈال دینے کے لئے پیغام بھیجا۔ مگر جرمنوں نے انکار کر دیا اور روسی ایلچیوں کو جو سفید جھنڈے تلے پیغام لے کر گئے تھے۔ قتل کر دیا۔

کانڈی ۳۱ر دسمبر۔ برما کی لڑائی کے متعلق سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ ویں ہندوستانی فوج کے مورچہ پر ہمارے دستے ربیڈاتنگ کے قریب پہنچ گئے ہیں اور ۱۴ ویں فوج کے ہراول دستے ایسی جگہ پہنچ گئے ہیں۔ جو یے ہو سے ۲۸ میل شمال کی طرف ہے۔

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر۔ لیٹے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ ۱۷ ہزار جاپانیوں کی جانیں اس جزیرہ پر ضائع ہوئی ہیں۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ یونان کے ریجنٹ نے ایتھنز میں نئی گورنمنٹ بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ آج نئی گورنمنٹ کے ممبر حلف اٹھائیں گے۔

بمبئی ۳۱ر دسمبر۔ آج صبح واردھا سے گاندھی جی کی صحت کے متعلق جو اعلان کیا گیا۔ اس میں لکھا ہے کہ کل انہیں قے نہیں ہوئی۔ صرف متلی ہوتی رہی۔ مگر آج متلی بھی نہیں ہوئی۔ گاندھی جی کمزور تو کافی ہیں۔ مگر آج بخار نہیں ہوا۔

امرتسر ۳۱ر دسمبر۔ آجکل سونے کی مارکیٹ میں زبردست سٹہ جاری ہے۔ روزانہ زبردست اتار چڑھاؤ ہوتا ہے قیمت ایک ہفتہ میں ۶۷ روپیہ تولہ سے ۸۰ روپے ہو کر ۷۳ روپیہ تولہ ہو گئی

لندن ۳۱ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ ۱۹۴۴ء کے دوران میں جرمنی کے چار سو جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔

لندن ۳۱ر دسمبر۔ فن لینڈ میں رضاکار بھرتی ہو رہے ہیں۔ یہ ناروے کو جرمنی کے پنجہ سے آزاد کرانے کی جنگ میں حصہ لیں گے

سلچر ۳۱ر دسمبر۔ ۲۴ر دسمبر کو سلچر میں زبردست زلزلہ محسوس ہوا۔ نواحی دیہات کے بعض کھیتوں میں اتنی بڑی بڑی دراڑیں پڑ گئیں کہ ان سے پانی نکل رہا تھا۔